بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-94170-20616, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اسلام کا تعارف کروانا ہو تو مسجد بنا دو۔ لوگوں کی توجہ پیدا ہوگی۔ یہ بات بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہمیں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ اور جب انسان دیکھتا ہے کہ کس طرح لوگوں کی کایا پلٹی ہے تو حیرت ہوتی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 27۔نومبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ احباب جانتے ہیں گزشتہ دنوں میں جاپان وہاں کی پہلی مسجد کے افتتاح کے لئے گیا تھا۔ وہاں اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو یہ بہت مشکل امر تھا کہ مسجد بن سکے۔ ہمارے وکیل جو جاپانی ہیں مجھے ملے اور کہنے لگے کہ مسجد کی تکمیل آپ کو مبارک ہو لیکن میں اب بھی سوچتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں اور یقین نہیں ہوتا کہ اس علاقے میں آپ کو مسجد بنانے کی اجازت مل گئی۔ کہنے لگے کہ میں آپ کے لئے کیس تو لڑ رہا تھا لیکن مجھے توقع نہیں تھی کہ کوئی کامیابی ہو اس لئے ایک موقع پر میں نے جماعت کی انتظامیہ کو کہہ دیا کہ اس معاملے کو چھوڑیں تو زیادہ بہتر ہے لیکن جماعت کے افراد کا توکّل بھی عجیب ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم کوشش کرتے رہو۔ یہ جگہ ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ ملے گی اور مسجد بھی بنے گی۔ کہنے لگے آج یہ مسجد جو ہے یہ میرے لئے تو یقیناً ایک حیران کن بات ہے اور نشان ہے۔ تو بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہر موقع پر وہ جماعت پر فرماتا رہتا ہے اور ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا ہے۔ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت رکھا ہوا ہے اور جب وہ وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کام ہو جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ مسجد بنے تو تمام روکوں کے باوجود مسجد بنانے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور اسلام کا پیغام اس ملک میں پہنچانے کا پہلا مرکز قائم ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف ایک مرکز یا مسجد تمام ملک میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کے مقصد کو پورا نہیں کر سکتے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس کے ساتھ جاپان میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ میں چند لوگوں کے تاثرات بھی بیان کروں گا جس سے پتہ چلتا ہے کہ جاپانیوں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے بتائی گئی صحیح اسلامی تعلیم کو کس طرح دیکھا اور یہ ہونا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ سے ہی یہ مقدر تھا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح باقی دنیا کے ممالک میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی تڑپ کا اظہار فرمایا ہے اور اس کے لئے کوشش بھی فرمائی اسی طرح جاپان کے متعلق بھی فرمایا کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جائے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کروایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جاپان میں نیک فطرت لوگ احمدیت قبول کریں گے۔ الحمد للہ کہ آج قرآن کریم کے ترجمہ سمیت ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے جاپانیوں کے لئے ان کی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے اور اب تو اس مسجد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش پورا کرنے کے لئے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ کروڑوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ لوگوں کے تاثرات پیش کروں گا جس سے لوگوں کی اسلام کے بارے میں رائے بدل گئی ہے۔ پہلے کچھ اور رائے تھی اب بالکل مختلف ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے برملا کہا کہ مسجد کے افتتاح اور فنکشن میں شامل ہو کر ہمیں اسلام کی تعلیم کا پتہ چلا ہے اور اسلام کے بارے میں ہماری غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اسلام کا تعارف کروانا ہو تو مسجد بنا دو۔ لوگوں کی توجہ پیدا ہوگی۔ یہ بات بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہمیں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ اور جب انسان دیکھتا ہے کہ کس طرح لوگوں کی کایا پلٹی ہے تو حیرت ہوتی ہے۔ جمعہ کے دن جاپانی مہمان مسجد میں آئے ہوئے تھے۔ پہلے نقاب کشائی تھی۔ کچھ باہر کھڑے تھے اور پھر وہ اندر آ کے مسجد میں بھی بیٹھ گئے اور خطبہ بھی سنا اور ہمیں نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھا۔ تقریباً انچاس، پچاس کے قریب جاپانی مہمان تھے جنہوں نے خطبہ سنا۔ جن میں شنتو ازم کے ماننے والے، بدھسٹ اور عیسائی رہنماؤں کے علاوہ علاقے کے ممبران پارلیمنٹ، پروفیسر اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ ان شامل ہونے والوں کے جو تاثرات ہیں وہ بتاتا ہوں۔

☆ ایک صاحب ہیں Osamu جو Church of Jesus Christ کے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ یہ مسجد جاپانیوں اور اسلام کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کرے گی۔

☆ پھر ایک اور پریسٹ جن کا نام Taijun Sato (تائی جون ساتو) ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخل ہو کر بہت اچھا لگا۔ ہمارا تو خیال تھا کہ غیر مسلم اور بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخلہ منع ہے لیکن نہ صرف یہ کہ گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا گیا بلکہ نماز اور خطبہ میں شامل ہو کر ہمیں دلی خوشی ہوئی۔ اسلام کے بارے میں ہمارا تاثر تبدیل ہو گیا۔

☆ سٹی پارلیمنٹ کے ممبر کہتے ہیں کہ ہم اپنے علاقے میں مسجد کی تعمیر کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے مؤقف کے مطابق یہ مسجد انسانیت سے محبت کرنے والوں اور خدمتِ خلق پر یقین رکھنے والے لوگوں کا مرکز بنے گی۔

☆ پھر اشینوماکی (Ishinomaki) سٹی کے ممبر پارلیمنٹ ہیں، ایک ہزار کلو میٹر کا سفر طے کر کے مسجد کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔ کہتے ہیں یہ خوبصورت مسجد دیکھتے ہی میری ساری سفر کی تھکان دور ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ جاپان میں زلزلوں میں خدمت کے ذریعہ جو نیک نامی کمائی ہے امید ہے کہ یہ مسجد اس نیک نامی کو بڑھانے کا باعث بنے گی۔

☆ پھر Aichi ایجوکیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں، مینیسا کی ہیروکو صاحب (Minesaki Hiroko) یہ کہتے ہیں کہ جاپان میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر کی بہت ضرورت تھی۔ دنیا میں اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھانے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار بہت نمایاں ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس مسجد سے جماعت کا تعارف مزید بڑھے گا اور دنیا میں حقیقی امن و سکون پھیلے گا۔

ہفتہ کی شام کو وہاں ایک reception بھی تھی مسجد کے حوالے سے۔ مسجد کے صحن میں ہی۔ اس تقریب میں بھی تقریباً 109 جاپانی مہمان اور آٹھ دیگر غیر ملکی غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں پریزیڈنٹ اے ایم اے سٹی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن، ممبران پارلیمنٹ، سٹی ممبران پارلیمنٹ، ڈائریکٹر آف انٹرنیشنل ٹورازم، پریذیڈنٹ، پریسٹ آف سوٹو ٹمپل، پروفیسرز، ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء اور دیگر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

☆ ایک بدھ پریسٹ کہتے ہیں جو اس میں شامل ہوئے کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد بہت ہی اچھے وقت پر ہوئی جبکہ ہم پیرس میں دہشت گردی کے بعد ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھے۔ کہتے ہیں کہ جس خوبصورتی اور آسان فہم انداز میں انہوں نے بات کی ہے اور اسلام کی تعریف کی اس سے یہ ہیجانی کیفیت جو ہمارے دلوں میں اسلام کے بارے میں گھر کئے ہوئے تھی ختم ہو گئی۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی کو یکسر ختم کر دیا۔

☆ پھر ایک وکیل ہیں Ito Hiroshi (ایتو ہیروشی) صاحب انہوں نے مختلف موقعوں پر قانونی معاونت بھی فراہم کی تھی، یہ کہتے ہیں یہ میری زندگی کا سب سے بہترین دن ہے۔ کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کی تمام باتیں حق پر مبنی تھیں جہاں انہوں نے امن اور نرمی کی تلقین کی ہے وہیں انہوں نے عدل اور انصاف کے فروغ کی بھی بات کی ہے جو بہت ہی اچھی بات ہے اور اس کی ضرورت ہے۔

☆ ایک یونیورسٹی کے طالبعلم تھے کہتے ہیں کہ میرا گھرانہ بدھسٹ پریسٹ کا گھرانہ ہے اور میرا گھر ٹمپل ہے مجھے اسلام میں کافی دلچسپی تھی تاہم کبھی موقع نہیں ملا کہ کسی مسلمان سے بات کر سکوں۔ کتابوں سے جو مل سکا وہ پڑھا۔ تاہم آج اس افتتاحی تقریب میں شرکت کر کے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر مجھے اسلام کی اصل تصویر نظر آئی اور ایک نیا باب مجھ پر کھلا ہے۔

☆ ایک خاتون Yuki Sngisaki (یوکی سنگساکی) صاحبہ کہتی ہیں کہ اس پروقار تقریب پر دعوت کے لئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس شہر میں اتنی شاندار مسجد کا بننا ہمارے لئے بھی بہت خوشی کی بات ہے۔ میں ایک یونیورسٹی کی طالبعلم ہوں اور مختلف مذاہب پر تحقیق کر رہی ہوں۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ ہمارا اسلام کے بارے میں علم بہت تھوڑا ہے جس کی وجہ سے ہم غلط فہمی کا شکار ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کا خطاب اس زمانے کی ضرورت ہے۔ میں نے اس خطاب سے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم جاپانی لوگ اسلام کے متعلق زیادہ نہیں جانتے بلکہ اسلام

سے خوفزدہ ہیں مگر آج کے خطاب سے ہمیں پتہ چلا کہ اسلام اصل میں کیا چیز ہے۔ مسجد کے بننے کے بعد میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کے مواقع مزید آئیں گے۔ امام جماعت احمدیہ اور ان کی جماعت سے ملنے کا موقع ملا۔ باہمی محبت اور امن اور آشتی مجھے ان کے چہروں پر نظر آئی اور ان سے ملاقات کرنے کے بعد مجھے ان میں بہت پیار اور محبت نظر آئی۔

☆ ایک اور جاپانی دوست Toya Sakurai (ٹویا ساکورائی) صاحب کہتے ہیں کہ آج اس تقریب میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سننے سے اس دنیا کے امن کے بارے میں سوچنے کا موقع ملا۔ اس موقع کے فراہم کرنے کے لئے میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ امام جماعت احمدیہ نے صرف امن کے متعلق ہی بات کی اور دنیا کو مخفی خطرات سے بھی آگاہ کیا۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے ہمارے ان خدشات کو بھی دور کیا کہ مسلمان دنیا پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ میں بار بار یہی کہوں گا کہ ہمیں ان کے ساتھ مل کر امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کے بارے میں پڑھیں اور اس کو سمجھیں۔

☆ اسی طرح ایک جاپانی دوست جو سکول ٹیچر ہیں کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے احباب نے مشکل اوقات میں ہمیشہ ہماری مدد کی۔ یہ بات میں پہلے نہیں جانتا تھا یہاں بہت سارے مقررین سے یہ بات مَیں نے سنی کہ مختلف زلزلوں میں سونامی کے دنوں میں جماعت احمدیہ نے مدد کی ہے۔ اب میں آج کے بعد اپنے سکول کے بچوں کو کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ خطرناک نہیں۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے بہت آسان طریق سے اسلام کے بارے میں بیان کیا۔ ان کی باتیں بہت جلد سمجھ آنے والی تھیں۔ پھر ایک دوست جو اس تقریب میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ اس تقریب میں شامل ہو کر اور امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہمیں اسلام کی بنیادوں سے واقفیت حاصل کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ جاپان ایک جزیرہ ہیں اور یہاں کے لوگ بھی اسی طرح باہر کی دنیا سے بند اور ناواقف ہیں اسی لئے وہ اسلام کے متعلق دہشت گردی کے تصور سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مجھے امید ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر اس تصور کو بدلنے میں ایک مثبت ذریعہ بنے گی۔

ایک طالبعلم کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر میں بہت جذباتی ہو گیا تھا۔ کوئی شک نہیں کہ ان کے الفاظ دلوں کو بدلنے والے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے بتایا کہ دہشت گرد گھناؤنے کام کرتے ہیں لیکن اسلام کی اصل تعلیمات تو بہت اچھی ہیں اس سے پتا چلتا ہے کہ میڈیا جو اسلام کے بارے میں بتاتا ہے وہ حقیقت سے بالکل مختلف ہے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت سارے معزّزین کے ایمان افروز تأثرات بیان فرمائے۔ پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ بھی مسجد کے افتتاح کا کافی چرچا ہوا اور وسیع پیمانے پر جاپانیوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ میڈیا کے میرے چار انٹرویوز ہوئے تین تو یہیں مسجد کے لئے اور ایک ٹوکیو میں۔ حضور انور نے فرمایا: مسجد کے افتتاح کے موقع پر پانچ ٹی وی چینلز اور مختلف اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے تھے۔ حضوانور نے فرمایا اخبارات کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اشاعت ہوئی۔

فرمایا: بہر حال ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اور اخبارات کے ذریعہ سے اور انٹرنیٹ اور ویب سائٹس کے ذریعہ سے مجموعی طور پر تقریباً اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر جو خبریں شائع ہوئی ہیں اُن سے پانچ کروڑ بیس لاکھ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں جو مسجد کے ذریعہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی وجہ سے ہمیں نظر آئے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ٹوکیو میں بھی ایک فنکشن تھا۔ ریسپشن تھی، جس میں 63 جاپانی مہمان شامل ہوئے جس میں ایک بدھسٹ فرقہ کے چیف پریسٹ تھے۔ نی ہون یونیورسٹی کے چانسلر تھے۔ معروف شاعر بزنس ایڈوائزر مسٹر مارٹن تھے۔ جاپان کے دوسرے بڑے اخبار اسائی کے چیف رپورٹر تھے۔ اسی طرح زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

☆ ڈی ہون یونیورسٹی کے چانسلر کہتے ہیں کہ میں سوچتا رہا کہ آپ ہمیں کیا بتائیں گے لیکن بیس منٹ کے اندر آپ نے گزشتہ تاریخ اور آئندہ آنے والے حالات کو جامع رنگ میں سمو دیا ہے۔ آپ نے حقائق اور حوالوں سے بات کی۔ جنگ کے نقصانات سے آگاہ کیا اور آئندہ جنگوں سے بچنے سے متنبہ کیا۔

انتہائی مختصر وقت میں اسلام کی تعلیم بھی بتا دی۔ میرے خطاب کے بارے میں کہتے ہیں یہ سارا خطاب انگریزی اور جاپانی زبان میں پورے جاپان میں پھیلانا چاہئے۔

☆ ایک دوست جو بزنس ایڈوائزر ہیں اور شاعر بھی ہیں، انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی، امن اور محبت کے بارے میں، یہ مجھے ملے بھی تھے، یہ کہنے لگے کہ جو کچھ میں نے کتاب میں لکھا تھا، آج آپ نے اس پر مہر لگا دی ہے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع کے بھی، بہت سارے معزّزین کے تأثرات بیان فرمائے پھر فرمایا :

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کے افتتاح اور دَورے کے جیسا کہ میں نے مختصراً بیان کیا ہے، بڑے مثبت نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جاپان کی جماعت کو بھی توفیق دے کہ جو وسیع تعارف ہوا ہے، مسجد کی وجہ سے، اس کو مزید پھیلاتے چلے جائیں اور جاپانیوں کو جو جماعت احمدیہ سے توقعات ہیں ان پر پورا اترنے کی وہ کوشش بھی کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق وہاں احمدیت کا پیغام بھی جلد سے جلد پھیلانے کی کوشش کریں۔

فرمایا : مولویوں کے کینوں اور بغض کا اظہار تو پاکستان میں وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ جماعت کی ترقی دیکھ کر ان کی حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔ گزشتہ دنوں ایک ظالمانہ اور بڑا بہیمانہ اظہار ان مولویوں کی طرف سے اور شدت پسندوں کی طرف سے پاکستان میں جہلم میں ہوا جہاں احمدی کی چپ بورڈ فیکٹری کو آگ لگا دی گئی اور کوشش ان کی یہ تھی کہ جو احمدی ورکر ہیں اور مالکان ہیں ان کو بھی اندر زندہ جلا یا جائے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس میں یہ کامیاب نہیں ہو سکے لیکن بہر حال مالی نقصان تو ہوا۔ 74ء میں بھی ان لوگوں نے آگیں لگائیں اور احمدیوں کو ابتلاء میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن آگیں لگانے والوں کی، احمدیوں کو ابتلاء میں ڈالنے والوں کی کوئی بھی خواہش پوری نہیں ہو سکی۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے دلوں کی حسرتیں رہ گئیں۔ احمدیوں کو کشکول پکڑانے کی کوشش کرنے والوں کو ہم نے بھیک مانگتے دیکھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا سلوک جماعت سے ہوتا ہے۔ پس یہ ابتلاء ہمارے ایمانوں کو ہلانے والے نہیں بلکہ مضبوط کرنے والے ہیں۔

یہ فیکٹری جو تھی چپ بورڈ فیکٹری یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بیٹے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی تھی اور ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد اس کی مالک تھی۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح ایسے نقصانات پر ایک مؤمن کا اظہار ہونا چاہئے وہ اظہار ان لوگوں نے کیا اور شکر کے کلمات ہی ان کے منہ سے نکلتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے احمدی کارکنان کی جان مال کو بھی محفوظ رکھا اور انہیں بھی بچایا اور عورتوں اور بچوں کو بھی بچایا ان کی عزتیں بھی محفوظ رکھیں۔ مرزا نصیر احمد طارق جو مرزا منیر احمد صاحب کے بڑے بیٹے ہیں اس فیکٹری کے سربراہ تھے فیکٹری کے اندر ہی رہتے تھے اسی طرح ان کا بیٹا بھی جو فیکٹری میں کام کرتا ہے اس کا گھر بھی فیکٹری کے اندر تھا۔ سب کو اللہ نے محفوظ رکھا۔ بہت سارے احمدی ورکر جو تھے وہ بھی ادھر ادھر جنگل میں چھپتے رہے۔ ان کو بھی کسی طرح ڈھونڈ کر بعد میں خدام نے محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ قمر احمد جو گیٹ کے سکیورٹی انچارج تھے ان کو پولیس نے گرفتار کر لیا وہ جیل میں ہیں۔ ان پر توہین قرآن کی بڑی سخت دفعہ لگائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کا بھی سامان فرمائے۔

مرزا نصیر احمد صاحب کی اہلیہ اور بہو اور ان کے بچوں نے بھی جو صبر اور شکر کا اظہار کیا ہے وہ بھی قابل قدر ہے۔ بہر حال ایک لحاظ سے خوش آئین بات بھی ہے کہ بعض غیر از جماعت یہ تبدیلی اس دفعہ پاکستان میں دیکھنے میں آئی ہے کہ بعض غیر از جماعت نے بھی اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور ٹی وی پر وگرام ہوا جس میں وہاں کے ڈی پی او اور سیاستدانوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ انصاف کریں گے اور مجرموں کو پکڑیں گے۔ پروگرام کرنے والوں نے بھی اس ظلم کے خلاف جو کمپیئر تھا یا پروگرام جو کنڈکٹ کر رہا تھا اس نے بھی ظلم کے خلاف کھل کر بات کی ہے۔ اسی طرح اس فیکٹری کو آگ لگانے کے بعد انہوں نے ہماری دو چھوٹی جماعتیں کالا گوجرہ اور محمودہ کی مسجدوں پر حملہ کیا۔ مولویوں نے مسجد کی صفیں اور سامان باہر نکال کر اس کو آگ لگائی۔ پھر مسجد پر قبضہ کیا۔ پولیس نے ان کو باہر نکال دیا اور وہاں تالا لگا دیا۔ اللہ تعالیٰ وہاں سب احمدیوں کو محفوظ رکھے۔ اللہ کرے کہ پاکستان میں بھی انصاف قائم ہو۔ اور فیکٹری کے مزدوروں کو بھی جو وہاں کام کرتے تھے اور اب ان کا روزگار ختم ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے بھی روزگار کے بہتر سامان مہیا فرمائے۔ آمین

◆◆◆